OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:1, Issue: 2, July - Dec 2020
DOI:10.51665/al-duhaa.001.02.0043, PP: 145-156

انسانی جنس کی تبدیلی کی شرعی حیثیت اور اس کے ممکنہ اثرات

An Analytical Study of Sex Change of Human Beings and its affects in the light of Islamic Sharia

Published:
28-12-2020
Accepted:
26-11-2020
Received:
25-10-2020

Dr.Attaullah
Assistant Professor, Department of Islamic and Religious Studies, Univeristy of Haripur
Email: attaullahumarzai@gmail.com

Tasnif ullah Khan
Ph.D Scholar, Assistant Registrar, Univeristy of Haripur
Email: tasnifullahkhan11@gmail.com

Abstract

Human Beings are the superior creature of Allah (Almighty) and humans attained this superiority because of some qualities. Firstly Allah made Human Beings responsible of their all deeds. Secondly Allah created human beings in best body structure and lastly Allah sent humans as his representatives in this world. Allah made pairs for every creature of this world and Human Beings are also made in couple i.e. Man and Woman. Allah (Almighty) assigned responsibilities to both the genders according to their natural physics as one is not capable of what other can do. Any change in these fundamental features of humans will result is disorder and chaos in human societies.

In this research Change of Sex has been discussed in the light of Islamic Sharia and its consequences in the Human Society that a Human Being who has been living in the Society as man and if his sex is changed into woman then what kind of effects could occur in the Society, and a Human Being who was living in the society as woman and her sex is changed into man then what kind of consequences could occur in the society.

Key words: *Change of Sex, Human Beings, Islamic Sharia, Consequences*

تمہید

کائنات کا خالق، مالک اور رازق اللہ جل شانہ کی ذات بابرکات ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کے اندر جن چیزوں کو جن صورتوں میں پیدا کیا اس کے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی مصالح پوشیدہ ہیں۔انسان کی تخلیق اللہ جل شانہ نے تمام مخلوقات میں احسن صورت میں کی ہے جیساکہ ارشاد باری تعالی ہے :

﴿لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِيۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِيۡمٍ ۝﴾[1]

"بے شک ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے"

اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کے جوڑے پیدا کئے یعنی ان میں نر اور مادہ کا اہتمام کیا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَّخَلَقۡنٰكُمۡ اَزۡوَاجًا ۝﴾[2]

"اور ہم نے تم کو جوڑا جوڑا پیدا کیا"

تا کہ ان دونوں کے ملاپ سے تخلیق کا عمل جاری رہے اور کائنات کا نظام چلتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں جنس کو اپنی اپنی ذمہ داریاں اور اپنی اپنی خصوصیات عطا کی ہیں۔ انسانوں میں مرد اور عورت کو اللہ تعالیٰ نے معاشرے کی بنیاد بنایا ہے اور معاشرے میں ان کا ایک توازن قائم کیا ہے، اگر اس توازن میں غیر فطری طور پر تھوڑی سی بھی تبدیلی پیدا ہو جائے تو معاشرہ عدم توازن کا شکار ہو جائے گا۔ اس وقت دنیا میں بہت سے افراد غیر فطری طور پر جنس کی تبدیلی میں مبتلا ہیں جو کہ سراسر فطرت الٰہی سے متصادم جذبہ ہے۔ اس کے نہ صرف دینی بلکہ دنیاوی مفاسد بھی ہو سکتے ہیں۔

جنس کے لغوی معنی

نور اللغات میں "جنس" کے معنی یوں مذکور ہیں:

> "جنس عربی زبان کا لفظ ہے۔ منطق کے مطابق: وہ کُلی جس کے تحت مختلف نوعیں ہوں، نوع وہ کُلی جس کے تحت میں اصناف ہوں، اور صنف وہ جس کے تحت میں افراد ہوں، مثلاً حیوان جنس ہے انسان نوع ہے۔ اور عربی میں، ہندی، روسی ترکی وغیرہ اصناف۔ ہر صنف کے اشخاص کو فرد کہتے ہیں۔ ۱ مونث چیز یا شئی، اسباب، سودا، مال، سوداگری مال، ۲ قسم، جماعت، ۳ اناج، غلہ، پیداوار ۴ زیور، گہنا، ۵ تذکیر و تانیث، جنس، اسم جنس کا فرق، بعض اسماء ایسے ہیں کہ قلیل و کثیر یا سالم شئے اور اس کے جز دونوں پر بولے جاتے ہیں جیسے گیہوں کا ایک دانہ تو بھی گیہوں اور ڈھیر ہو تو بھی گیہوں، ایسے الفاظ جنس کہلاتے ہیں۔ بعض الفاظ ایسے ہیں کہ جز و شئے پر نہیں بولے جاتے جیسے گھوڑا، آدمی، گھوڑے یا آدمی کے سر یا پاؤں یا کسی جز پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا اور نہ بہت سے گھوڑوں یا آدمیوں کو گھوڑا یا آدمی کہا جاتا ہے، ایسے الفاظ اسم جنس کہلاتے ہیں"[3]

اور فرہنگ آصفیہ میں "جنس" کے معنی یوں لکھے ہیں:

> "عربی کا لفظ ہے، اسم مونث ہے، ا چیز، بست، شئے، اسباب، سودا، اثاثہ، مال، سوداگری مال، سوداگری اسباب، ۲ ذات، قماش، نوع، صنف، قسم، جماعت، اصطلاح منطق میں جس کے تحت کئی نوع مندرج ہوں جیسے حیوان جنس و انسان نوع اور حبشی و ہندی وغیرہ اصناف ہیں۔ ۳ اناج، غلہ، آن، دانہ، پیداوار۔ ۴زیور، گہنا، ٹوم، جواہر۔ ۵ تذکیر و تانیث"[4]

تبدیلی جنس

"تبدیلی جنس ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے ایک شخص یا جانور کی جنس تبدیل ہوتی ہے یعنی جس سے مادہ کے جنسی خواص کو نر کے جنسی خواص سے تبدیل کیا جاتا ہے یا پھر اس کے بر عکس۔ جنس کی تبدیلی قدرتی طور پر ہوتی ہے جیسے اس تبدیلی کا نتیجتاً ایسے انواع میں مشاہدہ کیا گیا ہے جس کے اندر نر اور مادہ دونوں کی خصوصیات ہوتی ہیں۔ تاہم یہ اصطلاح عموماً انسانوں میں

جنس کی از سرنو تقرری کے علاج (ہارمونز کی تبدیلی) کے لئے استعمال کی جاتی ہے، جس میں انسانوں پر کی جانے والی *sex reassignment surgery* شامل ہے۔ کبھی کبھی یہ اصطلاح ایسے لوگوں پر لاگو کیے جانے والے طبّی طریقوں میں بھی استعمال کی جاتی ہے جن میں نر اور مادہ دونوں کی خصوصیات ہوتی ہوں۔ یہ اصطلاح جنسی کردار (بحیثیت عورت کی زندگی گزارنے کی بجائے ایک مرد کی حیثیت سے زندگی گزارنے کے یا پھر اس کے برعکس) کے وسیع تر عمل پر بھی لاگو کی جاسکتی ہے، جس میں طبّی طریقہ کار بھی شامل ہے مگر یہ صرف اس تک محدود نہیں"[5]۔

کیا جنس کی تبدیلی ممکن ہے؟

لوگوں کو اکثر کہا جاتا ہے کہ جنس تبدیل کرو اور جب وہ جنس کی تبدیلی کے عمل سے گزرتے ہیں جو کہ طبّی طریقوں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے جس کے ذریعے لوگوں کے جنسی خواص کو یعنی مرد سے عورت اور عورت سے مرد کے جنسی خواص میں عموماً جنیٹک سرجری کے ذریعے تبدیل کیا جاتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے جنس کی تبدیلی کو حقیقت میں درست نہیں کہا ہے۔ انسانوں میں جنس کی پہچان عموماً چار چیزوں سے ہوتی ہیں ا کروموسومز، ۲ تناسلی گلینڈز، ۳ ہارمون کی خصوصیات، ۴ بنیادی جنسی خواص اور بعض اوقات ثانوی جنسی خواص۔ مندرجہ بالا چیزوں میں کروموسومز تبدیل نہیں ہو سکتے، تناسلی گلینڈز ہٹائے جاسکتے ہیں لیکن تبدیل نہیں کیے جاسکتے جبکہ ہارمون کی خصوصیات آسانی کے ساتھ تبدیل ہو سکتی ہیں۔ موجودہ ثانوی جنسی خواص سرجری کے ذریعے کسی حد تک تبدیل کئے جاسکتے ہیں، جب کہ غیر موجود خواص ہارمونز کے ذریعے پیدا کئے جاسکتے ہیں، مثال کے طور پر ایک مرد کو ایک مکمل عورت کی شکل میں لانا مشکل تو ہے لیکن ناممکن نہیں، لیکن ایک عورت کو ایک مکمل مرد کی شکل میں لانا انتہائی مشکل ہے اور عموماً اس طرح کی تبدیلی کامیاب نہیں ہوتی، کیونکہ اس کی کارکردگی محدود ہوتی ہے۔[6]

تبدیلِ جنس کے ذریعہ کیا حقیقت میں مرد، عورت اور عورت، مرد بن جاتی ہے؟

مذکورہ تفصیل بالا سے معلوم ہوا کہ تبدیلِ جنس کے ذریعہ، اگرچہ ظاہری تبدیلی تو ہو جاتی ہے؛ مگر حقیقت میں مرد، مرد ہی رہتا ہے اور عورت، عورت ہی رہتی ہے۔ چنانچہ عورت بننے والے مرد کے لیے ممکن نہیں ہے کہ اس کو حیض آئے یا اس کو حمل ٹھہرے، اسی طرح مرد بننے والی عورت کے لیے ناممکن ہے کہ اس کے آلۂ تناسل سے مادہ منویہ خارج ہو۔

تبدیلِ جنس و تبیین جنس میں فرق:

ایسا شخص جس کے جنسی اعضاء پیدائشی پر پورے طور پر ظاہر نہ ہوں تو ایسے شخص کا تبیین جنس کے لئے آپریشن کیا جاتا ہے تاکہ اس کے اعضاء مکمل کر لئے جائیں۔ اس کے نتیجے میں وہ شخص ایک عام زندگی گزارنے کے قابل بن جاتا ہے۔ جبکہ تبدیلی جنس کے عمل میں نر کے جنسی اعضاء مادہ کے جنسی اعضاء میں یا مادہ کے جنسی اعضاء نر کے جنسی اعضاء میں تبدیل کئے جاتے ہیں۔ اس صورت میں تمام خوبیوں اور خصوصیات کے ساتھ جنس کی تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ مرد سے بننے والی عورت کے لئے ممکن نہیں کہ اس کو حیض آئے یا اس کو حمل ٹھہر جائے اور نہ ہی عورت سے بننے والا مرد اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

تبدیلی جنس کی شرعی حیثیت

مذکر جنس جس کے اپنے مخصوص اعضاء مکمل ہو چکے ہوں یا جنس مونث جس کے مخصوص اعضاء پورے ہو چکے ہوں انہیں ایک دوسرے میں تبدیل کرنا شرعاً جائز نہیں، ایسی تبدیلی قابل گرفت جرم ہے کیونکہ ایسی تبدیلی اللہ تعالیٰ کے خلقت میں تبدیلی ہے۔[7]

جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں شیطان کی زبان سے خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾[8]

"اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے"

اسی طرح حدیث مبارکہ میں ہے:

"عن عبد الله، قال: لعن الله الواشمات والموتشمات، والمتنمصات والمتفلجات، للحسن المغيرات خلق الله"[9]

"حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے گودنے والی اور گودوانے والی، بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی، حسن کے لئے دانتوں میں دوریاں پیدا کرنے والی اور اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے"

تعیین جنس کی شرعی حیثیت کے بارے میں مکہ اکیڈمی کے فقہی سیمینار میں مندرجہ ذیل فیصلہ ہوا ہے:

"جس شخص کے اعضاء میں مرد اور عورت دونوں کی علامتیں جمع ہو گئی ہوں اس میں دیکھا جائے گا کہ کون سے اعضاء کا تناسب زیادہ ہے اگر مرد کے اعضاء زیادہ ہوں تو طبّی علاج کے ذریعے عورت ہونے کے اشتباہ کو دور کرلینا جائز ہے اور اگر عورت کے اعضاء غالب ہوں تو طبّی علاج کے ذریعے مرد ہونے کے اشتباہ کو دور کرلینا جائز ہے۔ خواہ یہ علاج سرجری کے طور پر ہو یا ہارمونز کے ذریعے ہوں، اس لئے کہ یہ ایک طرح کا مرض ہے اور علاج کے ذریعے مرض سے شفا مقصود ہے نہ کہ اللہ کی خلقت میں تبدیلی"[10]

بخاری کی ایک حدیث کے مطابق مرد کا عورت اور عورت کا مرد کی شکل اختیار کرنا باعث لعنت ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

"عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: «لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء، والمتشبهات من النساء بالرجال"[11]

"ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی مشابہت اختیار کرنے والے مرد اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے"

اسی طرح سنن ابو داود میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"عن أبي هريرة، قال: «لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجل يلبس لبسة المرأة، والمرأة تلبس لبسة الرجل"[12]

"ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے زنانہ لباس پہننے والے مرد اور مردانہ لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے"۔

تبدیلی جنس جسم کے مُثلہ (بگاڑنے) کے مترادف ہے جو کہ حدیث کی رو سے حرام ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن النهبى والمثلة" [13]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹی ہوئی چیز اور مثلہ سے منع فرمایا ہے:

چونکہ تبدیلی جنس سے نسل انسانی کی بڑھوتری موقوف ہو جاتی ہے اس وجہ سے یہ عمل زمین میں فساد برپا کرنے کے

برابر ہے اور فساد برپا کرنے کے بارے میں اللہ جل شانہ کا فرمان ہے:

﴿وَ اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَ یُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ﴾ (14)

"اور جب پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے تو زمین میں دوڑتا پھرتا ہے تاکہ اس میں فتنہ انگیزی کرے اور کھیتی کو برباد اور انسانوں اور حیوانوں کی نسل کو نابود کردے اور اللہ فتنہ انگیزی کو پسند نہیں کرتا"

تبدیلی جنس کے ممکنہ اثرات

اس سے پہلے کہ ہم جنس کی تبدیلی سے معاشرے پر مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ لیں، ضروری ہے کہ پہلے ہم معاشرے کے اندر مرد اور عورت کی ذمہ داریوں کا خاکہ پیش کریں۔

الف: انسان بطور مرد

معاشرے میں مرد کی جو ذمہ داریاں اور حقوق اسلام نے تفویض کئے ہیں ان پر طائرانہ نظر ڈالتے ہیں:

مرد بطور حاکم: اللہ تعالیٰ نے مرد کو حاکمیت دی ہے جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے:

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ﴾ (15)

"مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا اور اس لئے بھی کہ وہ اپنے مال میں سے خرچ کرتے ہیں"

لیکن قوام یا حاکم ہونے کے یہ معنیٰ ہر گز نہیں کہ وہ آقا ہے اور بیوی اس کی کنیز ہے یا بیوی اس کی نوکر ہے بلکہ دونوں کے درمیان امیر ومامور، حاکم اور محکوم کا رشتہ ہے اور اسلام میں امیر کا تصور یہ نہیں ہے کہ وہ تخت پر بیٹھ کر حکومت چلائے بلکہ اسلام میں امیر کا تصور وہ ہے جو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ "سید القوم خادمهم"(16) "قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے"

اللہ تعالیٰ نے صرف مردوں کو ہی نبی اور رسول بنایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مخاطب کرکے فرمایا:

﴿اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ﴾ (17)

"بے شک میں تمہیں لوگوں کے لئے امام بناتا ہوں"

اور حضرت داود علیہ السلام سے فرمایا:

﴿یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ﴾ (18)

"اے داود ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے تو لوگوں میں انصاف کے فیصلے کیا کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی"

مرد بحیثیت کفیل: معاشرے میں مرد کو نگران، ضامن، کفیل کی حیثیت حاصل ہے، ﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ﴾ کے تحت مرد، عورت پر حاکم ہونے کے ساتھ ساتھ خاندان کا نگران، ضامن اور کفیل بھی ہوتا ہے، اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے خاندان کی دینی اور دنیاوی ضرورتوں کا خیال رکھے اور جہاں اصلاح کی ضرورت ہو وہاں اپنے قوام ہونے کی ذمہ داری پوری کرے تاکہ بطور نگران اپنی ذمہ داری سے عہدہ براء ہوسکے۔ جیسا کہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"أن عبد الله بن عمر، يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «كلكم راع، وكلكم مسئول

عن رعیته"[19]

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں تم میں سے ہر کوئی ذمہ دار ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا"

ب: انسان بطور عورت

عورت اور معاشرے میں اس کے ساتھ ہونے والے برتاؤ کا موضوع قدیم ایام سے ہی مختلف معاشروں اور تہذیبوں میں زیر بحث رہا ہے۔ دنیا کی آدھی آبادی عورتوں پر مشتمل ہے۔ دنیا میں انسانی زندگی کا دار و مدار جتنا مردوں پر ہے اتنا ہی عورتوں پر بھی ہے جبکہ فطری طور پر عورتیں خلقت کے انتہائی اہم امور سنبھال رہی ہیں۔ خلقت کے بنیادی امور جیسے عمل پیدائش اور تربیت اولاد عورتوں کے ہاتھ میں ہے۔ معلوم ہوا کہ عورتوں کا مسئلہ بہت ہی اہمیت کا حامل ہے اور قدیم زمانے سے ہی معاشروں میں مفکرین کی سطح پر اسی طرح مختلف قوموں کی رسوم و روایات اور عادات و اطوار میں اس پر توجہ دی جاتی رہی ہے۔ دونوں اصناف معاشرے کی تخلیق میں برابر کے شریک ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ عورت کا کردار معاشرے میں زیادہ اہمیت کا حامل ہے تو بے جا نہ ہوگا کیوں کہ معاشرے کی ابتداء گھر سے ہوتی ہے اور گھر عورت کے وجود سے قائم ہے، گھر میں عورت کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، اس لئے معاشرے کی اصلاح و بگاڑ میں عورت کا کردار زیادہ نظر آتا ہے۔

ایک عورت مختلف حیثیتوں سے درج ذیل ذمہ داریوں کی حامل ہو سکتی ہے:

الف: عورت اپنی ذات کے دائرہ میں

ب: عورت اپنے گھر کے دائرہ میں

ج: عورت اپنے سماج کے دائرہ میں

الف: عورت اپنی ذات کے دائرہ میں:

ذات کے لحاظ عورت کے دو طرح کے فرائض ہو سکتے ہیں: ۱بحیثیت انسان، ۲بحیثیت عورت

۱ بحیثیت انسان

"ایک انسان ہونے کی حیثیت سے ہر عورت کا فرض ہے کہ وہ اس مقصد کو سمجھے جس کے لیے اسے روئے زمین پر بھیجا گیا ہے، اور وہ بلا شبہ اللہ کی عبادت و اطاعت اور اس کے ذریعے رب کو راضی کرکے آخرت میں نجات اور جنت کا حصول ہے، اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ہر عورت پر تمام اوامر کی بجاآوری اور تمام نواہی سے اجتناب لازم ہے، انسان ہونے کی حیثیت سے خواتین ان تمام شرعی احکام کی مکلّف ہیں جن کے مرد مکلّف ہیں الا یہ کہ کوئی مسئلہ استثنائی ہو"[20]۔

۲ بحیثیت عورت

"عورت ہونے کی حیثیت سے خواتین پر کچھ الگ قسم کے فرائض بھی عائد ہوتے ہیں، مثلاً گھر کو اپنا مستقل ٹھکانا بنانا، پردہ کا لزوم، غیر محرم مردوں سے عدم اختلاط وغیرہ، یہ احکام اسلام نے خواتین کی بھلائی اور بہتری کے لیے دیئے ہیں، ان میں کسی قسم کی زیادتی اور شخصی آزادی کا استحصال نہیں جیساکہ بعض کج فہم لوگ سمجھتے ہیں، گھر کے اندر عورت بحیثیت ماں، بیٹی، بیوی، بہن ہوتی ہے، اور ان مذکورہ تمام حیثیتوں میں عورت کا کردار الگ الگ ہوتا ہے، لیکن بنیادی طور ان مذکورہ حیثیتوں میں

عورت ہونے کا ایک ہی مقصد ہے اور وہ نسل انسانی کی بڑھوتری ہے" (21)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى ﴾ (22)

"اے لوگوں بے شک ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے"

قرآن پاک کی اس آیت کی رو سے عورت کی جہاں اور ذمہ داریاں ہیں وہاں اس کی سب سے بڑی ذمہ داری انسانی نسل کی افزائش بھی ہے۔ چونکہ تبدیلی جنس کے حوالے سے درج بالا سطور میں یہ بات سامنے آچکی ہے کہ مرد سے بننے والی عورت کے لئے یہ ممکن نہیں کہ اس کو حیض آجائے اور عورت سے مرد بننے والے مرد کے لئے یہ ممکن نہیں کہ اس کے عضو سے مادہ منویہ خارج ہو۔ لہٰذا تبدیلی جنس کی وجہ سے مرد اور عورت ہونے کا ایک بڑا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

عورت بحیثیت ماں

ایک عورت کی زندگی میں فرائض کے لحاظ سے سب سے اہم وقت تب آتا ہے جب وہ ماں بنتی ہے، کیوں کہ ماں کی گود ہی وہ مقام ہوتی ہے، جہاں معاشرہ کے افراد تیار ہوتے ہیں، اب اگر ماں اپنے بچوں کی تربیت اور دیگر فرائض کے بارے میں سنجیدگی سے کام لے اور ان کے اندر صالحیت کو پروان چڑھانے اور انہیں اچھا انسان بنانے کے لیے تمام اسالیبِ تربیت کو بروئے کار لائے تو معاشرہ کے لیے صالح افراد تیار ہوں گے اور ایک صالح معاشرہ وجود میں آئے گا، اس کے برخلاف اگر مائیں اپنے بچوں کی تربیت میں سستی وغفلت کا مظاہرہ کریں، معاملے کی سنجیدگی اور اہمیت کو یکسر بھلا کر اپنے بچوں کو یونہی چھوڑدیں کہ وہ جیسا مرضی پل جائیں، یا غلط انداز سے ان کی تربیت کریں، تو ایسی صورت میں یہ بچے غلط راہوں پر چل پڑتے ہیں اور معاشرہ فساد وخرابیوں کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ لہٰذا ایک ماں ہوتے ہوئے عورت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ پوری سنجیدگی ودلجمعی سے اپنے بچوں کی تربیت کا کام انجام دے، تربیت کے معاملے میں جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور دینی تربیت کے مبادیات کو مد نظر رکھنا نہایت ضروری ہے، مکمل شخصی نمونے کے لیے خوداعتمادی، صبر وبرداشت، حوصلہ وہمت، صداقت وامانت، دیانت داری اور اصول پسندی، شجاعت وبہادری، جرات وبے باکی ودیگر اعلی صفات بچوں میں پیدا کرنا نہایت ضروری ہے، بچوں کی تعلیمی ارتقاء میں بھی ماں کے اہم فرائض ہوتے ہیں، غرض کہ ماں ہوتے ہوئے ایک عورت کے فرائض بہت زیادہ اور محنت وتوجہ طلب ہوتے ہیں جن کی ادائیگی کے لیے عورت کو صبر، مستقل مزاجی اور محنت سے کام لینا چاہیے (23)۔

خواتین کے فرائض اپنے سماج میں

معاشرہ مرد وعورت سے مل کر بنتا ہے، معاشرہ کی اصلاح وفساد میں مرد وعورت دونوں کا ہاتھ ہوتا ہے، اور معاشرہ کی اصلاح وفساد کی فکر بھی مرد وعورت دونوں کو ہی کرنی چاہئے، حالاں کہ جب عورت اپنے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرے گی تو بہت حد تک وہ سماج کے بارے میں بھی اپنے فرائض ادا کرنے میں کامیاب ہو جائے گی، کیوں کہ سماج گھر سے شروع ہوتا ہے اور گھر عورت سے، لیکن اس کے باوجود سماج کے متعلق خواتین کے اوپر کچھ خاص قسم کے فرائض بھی عائد ہوتے ہیں، جن سے کوئی بھی خاتون مبرا نہیں ہو سکتی مثلاً پڑوسیوں سے اچھے تعلقات، رشتہ داروں میں محبت و میل ملاپ، ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونا، مصیبت کے وقت دوسروں کے کام آنا، شادی بیاہ وغیرہ کے موقعوں پر مل بانٹ کر ذمہ داریوں کا بوجھ ہلکا کرنا، ضرورت کے وقت دوسروں کی رہنمائی کرنا، موقع کے لحاظ سے مفید مشورہ دینا، اگر کوئی غلط راستہ پر چل رہا ہو تو حکمت

ودانائی سے اس کو اچھائی کی طرف موڑنا وغیرہ خواتین کے سماجی فرائض ہیں۔علاوہ ازیں تعلیم کے فروغ خصوصاً تعلیم نسواں کے فروغ کے لیے کوشاں ہونا، حقوق انسانی بطور خاص تعلیم اور حقوق نسواں کی بحالی میں اپنی خدمت پیش کرنا، سماج میں اپنی جڑیں مضبوط کیے غیر شرعی رسم ورواج مثلاً جہیز وغیرہ کے خلاف کوشش کرنا ،لوگوں میں خصوصاً عورتوں میں دین کی صحیح سمجھ اور اسلام کی سچی تعلیمات پہنچانا اور خصوصاً عورتوں کے بیچ اصلاح کی کوشش کرنا وغیرہ بھی خواتین کے سماجی فرائض ہیں [24]۔

تبدیلی جنس کے ممکنہ اثرات

مرد سے عورت بننے والے کی حیثیت اور مقام

بطور مرد معاشرے میں زندگی گزارنے والا انسان اگر اپنی جنس تبدیل کرکے عورت بن جائے تو اس کے نتیجے میں معاشرے میں کیا خلاء پیدا ہو سکتا ہے اس پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

> مندرجہ بالا سطور میں یہ ذکر ہو چکا ہے کہ معاشرے میں مرد بحیثیت حاکم، نگران، کفیل، شوہر، باپ، بیٹا کے زندگی گزارتا ہے اور اپنی ہر حیثیت سے اپنی ذمہ داری پوری کرتا ہے۔اب اگر ایک مرد اپنی جنس تبدیل کرکے ایک عورت بن جائے اس صورت میں معاشرے میں درج ذیل بگاڑ پیدا ہو سکتے ہیں۔

۱ مرد جو بطور حاکم زندگی گزار رہا تھا، جنس تبدیل ہونے کے بعد اس کی حاکمیت ختم ہو جاتی ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مرد ہی کو حاکم بنایا ہے اور عورتوں کو اس کے ماتحت کر دیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ﴾[25]

"مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا اور اس لئے بھی کہ وہ اپنے مال میں سے خرچ کرتے ہیں"

جیسا کہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لو كنت آمرا أحدا أن يسجد لأحد لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها"[26]

"ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو اللہ کے سواء کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے"

۲ مرد جو کفیل ہونے کی ذمہ داری نبھا رہا تھا، تبدیلی جنس کی وجہ سے اس کی یہ ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے تو نتیجے میں اس کے اثرات گھر والوں پر پڑ جاتے ہیں اور گھر عدم توازن کا شکار ہو جاتا ہے۔بطور کفیل وہ اپنے خاندان کی کفالت کرتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ﴾[27]

"اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق باپ کے ذمہ ہوگا"

اس کے علاوہ ﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ﴾[28] والی آیت بھی اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ نان ونفقہ مرد کے ذمے ہے۔

آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے:

"فاتقوا الله في النساء، فإنكم أخذتموهن بأمان الله، واستحللتم فروجهن بكلمة الله ولكم عليهن أن لا يوطئن فرشكم أحدا تكرهونه، فإن فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح، ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف"[29]

"عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ تمہارے پاس امانت ہیں، انہیں تم نے اللہ تعالی کی امانت کے ساتھ حاصل کیا اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ تعالی کے کلمہ کے ساتھ حلال کیا ہے، تمہارے ذمہ ان کا احسن طریقے سے نان نفقہ اور لباس ہے"

عورت سے مرد بننے والے کی حیثیت اور مقام

وہ انسان جو بحیثیت عورت معاشرے میں اپنی زندگی گزار رہا تھا، بطور عورت وہ ایک بیوی، ایک ماں، ایک بیٹی اور ایک بہن تھی، تبدیلی جنس کے بعد اس کی ان حیثیتوں پر سوالیہ نشان لگ جاتا ہے، کہ اب جب کہ اس کی جنس تبدیل ہو گئی اور مرد بن گیا تو اس کی اس تبدیلی کی وجہ سے معاشرے میں جو خلاء پیدا ہوا، اس کے اثرات کیا ہو سکتے ہیں اور اس پر کس قسم کے احکام لاگو ہوتے ہیں؟

۱ عورت جو بطور بیوی یا کسی دوسری حیثیت سے زندگی گزار رہی تھی اور اپنے شوہر کے گھر اور بچوں کو سنبھال رہی تھی، اس کی جنس تبدیل ہونے سے اس کی گھریلو ذمہ داریوں میں فساد برپا ہو سکتا ہے، کیوں کہ شریعت نے عورت کو گھر کے اندر کی ذمہ داریوں کا مکلّف بنایا ہے جیسا کہ حدیث نبوی ہے:

"أن عبد الله بن عمر، يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: والمرأة راعية في بيت زوجها ومسئولة عن رعيتها"-[30]

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا"

لہٰذا عورتوں کو کسی بھی حالت میں مرد بننے کی خواہش نہیں کرنی چاہئے اور نہ مردوں کو عورت بننے کی۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور حکم کے مطابق مردوں کے فرائض مرد، اور عورتوں کے فرائض عورت ہی زیادہ بہتر طریقہ سے ادا کر سکتی ہے اگر اس کے برعکس کیا گیا تو معاشرہ عدم توازن کا شکار ہو جائے گا اور فساد اور بگاڑ پیدا ہو جائے گا۔

نتائج

تبدیلی جنس (مرد سے عورت اور عورت سے مرد بننا بذریعہ سرجری یا دواوں کے ذریعے ہارمونز کی تبدیلی) کے مندرجہ ذیل نتائج ہو سکتے ہیں:

۱ تبدیلی جنس شرعی لحاظ سے حرام ہے کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تغییر ہے اور یہ شیطانی عمل ہے جیسا کہ مندرجہ بالا سطور میں ﴿وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾[31] کے زمرے میں آیا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف احادیث میں اس کی مذمت اور حرمت آئی ہے۔ البتہ تبیین جنس کی شریعت اجازت دیتی ہے کہ جہاں پیدائشی طور پر کسی انسان کی جنس کی وضاحت نہیں ہوئی ہو تو وہاں ایک خاص مدت کے بعد اس کی تبیین جنس کے لئے سرجری کرائی جا سکتی ہے تاکہ اس انسان کی جنس واضح

ہو جائے اور یہ سرجری علاج کی غرض سے کی جاتی ہے کہ اس سے بیماری کا علاج مقصود ہوتا ہے نہ کہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی۔

۲ تبدیلی جنس کے نتیجے میں معاشرتی اور معاشی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں کہ جہاں ایک انسان معاشرے میں بطور مرد زندگی گزار رہا ہوتا ہے اور اس کی معاشرے میں جو ذمہ داریاں ہیں ان کے پورا کرنے میں تبدیلی جنس سے دشواری بلکہ تعطل آتا ہے۔

۳ اور ایک انسان جو معاشرے میں عورت کی حیثیت سے اپنی زندگی گزار رہا ہے اور عورت ہونے کی حیثیت سے جو ذمہ داریاں نبھا رہا ہے، تبدیلی جنس سے ان ذمہ داریوں کے پورا کرنے میں ناکامی ہوتی ہے۔

خلاصہ بحث

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں انسان کو سب سے افضل اور اشرف پیدا کیا ہے یہ فضیلت انسان کو کچھ خصوصیات کی وجہ سے ملی ہے ، پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا، دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مکلّف بنایا ہے کہ وہ اپنے ہر عمل کا خود ذمہ دار ہے ، تیسرا یہ کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں اپنی تمام مخلوقات کے جوڑے بنائے ہیں، اسی طرح انسانوں کے اندر بھی مرد اور عورت کو پیدا کیا ہے تاکہ انسان نسل در نسل اس دنیا پر اپنی خلافت قائم رکھ سکیں۔

اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کو الگ الگ ذمہ داریاں دے کر بھیجا ہے ہر دو صنف اپنی بساط اور فطرت کے مطابق اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مرد و عورت کو سونپی گئی ذمہ داریوں میں تبدیلی کی جائے تو انسانی معاشرہ میں فساد اور عدم توازن پیدا ہوگا۔ زیر نظر تحقیقی کام بھی کچھ اس قسم کا ہے کہ اگر انسانی جنس کو تبدیل کیا جائے یعنی ایک انسان جو بحیثیت مرد معاشرے میں اپنی ذمہ داریاں نبھا رہا تھا کو تبدیلی جنس کے مراحل سے گزار کر عورت بنایا جائے تو شریعت اس کے بارے میں کیا کہتی ہے اور معاشرے پر اس تبدیلی کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ اور دوسری طرف وہ فرد جو معاشرے میں بحیثیت عورت اپنی ذمہ داریاں نبھا رہا تھا، کی جنس تبدیل کر کے مرد بنایا جائے تو معاشرے میں کیا خلا پیدا ہو سکتا ہے؟۔ اس تحقیق سے یہ ثابت ہوا کہ دونوں جنس کی مکمل تبدیلی ممکن نہیں، نہ ہی شریعت اس کی اجازت دیتی ہے اور نہ ہی عورت سے مرد بننے والے کے لئے ممکن ہے کہ اس کے جنسی عضوء سے مادہ منویہ خارج ہو اور نہ ہی مرد سے عورت بننے والے کے لئے ممکن ہے کہ اس کو حیض آجائے۔ جب یہ دو کام نہیں ہو سکتے تو اس کا مطلب ہے کہ معاشرے میں بگاڑ یقینی ہے۔ البتہ ایک صورت میں تبدیلی جنس ممکن ہے لیکن اس کو تبدیلی جنس نہیں بلکہ تبیین کہا جائے گا، کہ فطری یا پیدائشی طور پر کسی انسان کی جنس واضح نہیں ہوئی ہوتی تو ایک خاص موقع پر اس کا سرجری کے ذریعے تبیین جنس ہوتی ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی حوالہ جات

[1] التین، آیت نمبر: ۴

Al-Tīn, Verse: 04

[2] النبا، آیت نمبر: ۸

Al-Naba,, Verse :08

[3] ۔ مولوی نور الحسن، نور اللغات، لکھنو، حلقہ اشاعت، ۱۹۱۷، ج:۲، ص:۳۲۹-۳۳۰

Mowlvī Nūr Al-Ḥasan, Nūr al-Lughāt, (Ḥalqah Ishā't:1917),Vol:02,PP:329-330

[4] ۔ سید احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، لاہور، رفاہ عام پریس، دسمبر ۱۹۰۰ء، ج:۲، ص:۵۱

Syed Aḥmad Dahlvī, Farhung Aāṣfiyyah, (Rifāh 'ām Press, Dec,1900ac),Vol:02,PP:51

[5] - https://en.wikipedia.org/wiki/Sex_change *accessed on 25th July, 2016*

[6] ۔ ایضاً

Ibid

[7] ۔ قاضی مجاہد الاسلام قاسمی، مولانا، مترجم، اسلامی فقہ اکیڈمی مکہ مکرمہ کے فقہی فیصلے ۱۳۹۸-۱۴۲۷ھ، ایفا پبلی کیشنز، طبع و تاریخ ندارد، گیارواں فقہی سیمنار، چھٹا فیصلہ، تبدیلی جنس کا مسئلہ، ص:۳۲۲

Qāzī Muhāhid al-Islām Qāsmī, Islāmī Fiqh Acedemy Makkah Mukarrmah Ky Fiqhī Faisly 1398ah-1427ah, (Iīfā, Publications), 11th Fiqhī Seminar, Decesion 6th , Tabdīlī Jins ka Mas,lā, PP:322

[8] ۔ النساء، آیت ۱۱۹

Al-Nisā,, Verse#:119

[9] ۔ محمد بن إسماعیل إبو عبداللہ البخاری الجعفی، صحیح البخاری، دار طوق النجاۃ، بیروت، طبع اول، ۱۴۲۲ھ، ج:۶، ص:۱۴۷

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Al-Jām' Al-Ṣaḥīḥ, (Dār Ṭwq al-Najāt, Egypt:1422ah,Edition:1st),Vol:06,PP:147

[10] ۔ قاضی مجاہد الاسلام قاسمی، مولانا، مترجم، اسلامی فقہ اکیڈمی مکہ مکرمہ کے فقہی فیصلے، ص:۳۲۳

Qāzī Muhāhid al-Islām Qāsmī, Islāmī Fiqh Acedemy Makkah Mukarrmah Ky Fiqhī Faisly 1398ah-1427ah,PP:323

[11] ۔ محمد بن إسماعیل إبو عبداللہ البخاری الجعفی، صحیح البخاری، ج:۷، ص:۱۵۹

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Al-Jām' Al-Ṣaḥīḥ,Vol:07,PP:159

[12] ۔ إبو داود سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدی السِّجِستانی (المتوفی: ۲۷۵ھ)، سنن إبی داؤد، المکتبۃ العصریۃ، صیدا—بیروت، رقم الحدیث ۴۰۹۸، ج:۴، ص:۶۰

Abū Dāwūd Sulymān bin Ash'ath Al-Sajastānī,Sunan Abī Dāwūd,(Al-Maktabah al-'ṣriyyah, Ṣydā, Berūit), Ḥadith # 4098, Vol:04,PP: 60

[13] ۔ محمد بن إسماعیل إبو عبداللہ البخاری الجعفی، صحیح البخاری، ج:۳، ص:۱۳۵

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Al-Jām' Al-Ṣaḥīḥ,Vol:03,PP:135

[14] ۔ البقرہ، آیت نمبر:۲۰۵

Al-Baqarah, Verse: 205

[15] ۔ النساء، آیت نمبر:۳۴

Al-Nisā,, Verse:34

[16] علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان (المتوفی: ۹۷۵ھ)، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، مؤسسۃ الرسالۃ، طبع پنجم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱م، رقم الحدیث ۱۷۵۱۷، ج:۶، ص:۷۱۰

$elā, al-dīn 'lī bin Ḥsām al-dīn Ibn-e-Qaḍī Khān,(d:975ah), Kanz al-'ummāl fī Sunan al-Aqwāl wa al-Af'āl, (M,assisah al-risālah, Berūit, Edition:5th , 1981ac), Ḥadith #17517, Vol:06,PP:710

[17] ۔ البقرہ، آیت نمبر:۱۲۴

Al-Baqarah, Verse: 124

18۔ صٓ، آیت نمبر: ۲۶

Ṣād, Verse:26

19۔ محمد بن إسماعیل ابو عبداللہ البخاری الجعفی، صحیح البخاری، رقم الحدیث ۸۹۳، ج: ۲، ص: ۵

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Al-Jām' Al-Ṣaḥīḥ,Ḥadith # 893,Vol:02,PP:05

20 - *http://www.misbahmagazine.com/archives/5032*

21۔ ایضاً

Ibid

22۔ الحجرات، آیت نمبر: ۱۳

Al-Ḥujrāt, Verse:13

23 - http://www.misbahmagazine.com/archives/5032

24 - *http://www.misbahmagazine.com/archives/5032*

25۔ سورۃ النساء، آیت نمبر: ۳۴

Al-Nisā,, Verse:34

26۔ محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی بن الضحاک، الترمذی، ابو عیسی (المتوفی: ۲۷۹ھ)، سنن الترمذی، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی ۔ مصر، طبع دوم، ۱۳۹۵ھ - ۱۹۷۵م، رقم الحدیث ۱۱۵۹، ج: ۳، ص: ۴۵۷

Muḥammad bin 'īsā bin Sawrah Al-Tirmizī, Sunan Al-Tirmizī, (Maktabah Muṣṭfā al-Bābī Al-Ḥalbī, Egypt: Edition 2nd, 1975ac), Ḥadith # 1159, Vol:03,PP:457

27۔ البقرہ، آیت نمبر: ۲۳۳

Al-Baqarah, Verse: 233

28۔ النساء، آیت نمبر: ۳۴

Al-Nisā,, Verse:34

29۔ محمد بن إسماعیل ابو عبداللہ البخاری الجعفی، صحیح البخاری، رقم الحدیث ۱۲۱۸، ج: ۲، ص: ۸۸۶

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Al-Jām' Al-Ṣaḥīḥ,Ḥadith #1218, Vol:02,PP:886

30۔ محمد بن إسماعیل ابو عبداللہ البخاری الجعفی، صحیح البخاری، رقم الحدیث ۸۹۳، ج: ۲، ص: ۵

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Al-Jām' Al-Ṣaḥīḥ,Ḥadith #893, Vol:02,PP:05

31۔ النساء، آیت: ۱۱۹

Al-Nisā,, Verse:119